بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

غُسلِ میّت

تالیف

منیر احمد یوسفی (ایم-اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ

977-A بلاک بی III، گجر پورہ، چائنہ سکیم لاہور. 6846677

WWW.SEEDHARASTAH.COM

جملہ حقوق بحق مؤلّف محفوظ ہیں

نام کتاب : ''غُسلِ میّت''

مؤلف : منیر احمد یوسفی (ایم-اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

کمپوزر و ڈیزائنر : محمد عثمان علی یوسفی، حافظ محمد عظیم احمد یوسفی

کمپوزنگ : ابوبکر کمپیوٹر سینٹر۔ 6846677

پروف ریڈنگ : صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی، علامہ محمد مبارک علی یوسفی،

سن اشاعت : ۴۰۰۰ جمادی الآخر ۱۴۲۸ھ ۲۰۰۷ء

ہدیہ : ۲۰ روپے

ناشرین : صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی

صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی

صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس www.seedharastah.com

ای- میل ایڈریس info@seedharastah.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	جملہ حقوق۔	۲
۲۔	فہرست مضامین۔	۳
۳۔	میّت کا غُسل۔	۴
۴۔	پھٹے پر یا تختے پر لٹانے کا طریقہ۔	۴
۵۔	پیٹ پر ہاتھ پھیرنے کا طریقہ۔	۴
۶۔	ستر کو چھپانا۔	۵
۷۔	غُسل دینے والا شخص کیسا ہو؟	۵
۸۔	گرم پانی سے غُسل۔	۶
۹۔	غُسل دائیں طرف سے شروع کرنا۔	۶
۱۰۔	عورت اپنے شوہر کو غُسل دے سکتی ہے۔	۶
۱۱۔	رسولِ کریم ﷺ کی خصوصیت۔	۷
۱۲۔	غُسل کتنی بار؟	۷
۱۳۔	وصال شدہ کا ذکر بھلائی سے کرو۔	۹
۱۴۔	مُحرم کا غُسل۔	۱۰
۱۵۔	غُسل دینے والے کی بخشش۔	۱۱
۱۶۔	شہید کو غُسل نہیں۔	۱۱
۱۷۔	رسولِ کریم ﷺ کے غُسل مبارک کی شان۔	۱۲
۱۸۔	مسائل۔	۱۵
۱۹۔	غیر ضروری کام۔	۲۰
۲۰۔	فتاویٰ رضویہ شریف سے چند مسائل۔	۲۰
۲۱۔	مآخذ	۲۴

غُسلِ میّت

میّت کا غُسل:

''تمام اُمّت کا اِس پر اتفاق ہے کہ مومن میّت کا غُسل فرضِ کفایہ ہے۔ یہ غُسل، غُسلِ نجاست نہیں بلکہ غُسلِ جنابت کی طرح ہے جس طرح حدثِ اکبر ہے یعنی جنابت اور احتلام کی وجہ سے غُسل ہے۔ مومن کی نیند وضو توڑتی ہے اور اِس کی موت غُسل توڑتی ہے جبکہ شہید کی موت اُس میں حدث بھی پیدا نہیں کرتی۔ شہید کی موت غُسل نہیں توڑتی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند وضو نہیں توڑتی'' [۱]

پھٹے یا تختے پر لٹانے کا طریقہ:

جس پھٹے یا تختے پر نہلانے کا ارادہ ہو اُس کو تین یا پانچ مرتبہ ایسی چیز سے دھونی دیں یعنی اُس تختے کے گرد پھیرائیں، جس میں خوشبو سلگتی ہو۔ اِس تختے پر مرد کی میّت کو لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک اور عورت کی میّت کو کندھوں سے لے کر پاؤں تک کسی کپڑے سے ڈھانپ دیں۔

پیٹ پر ہاتھ پھیرنے کا طریقہ:

پیٹ پر ہاتھ پھیرنے کا طریقہ یہ ہے کہ میّت کو پھٹے یا تختے پر لٹا کر غُسل دینے والا مرد یا عورت میّت کی بائیں طرف بیٹھے پھر دائیں ہاتھ سے پیٹ پر اوپر سے نیچے ناف کی طرف دبا کر لیکن بڑی نرمی کے ساتھ ہاتھ پھیرے' اگر پیٹ سے کوئی چیز نکلے تو بائیں ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر دھو ڈالے۔ غُسل کرواتے وقت ہاتھوں پر لپیٹنے کے لئے عام طور پر تین تھیلیاں بنائی جاتی ہیں۔ ایک تھیلی ہاتھ پر چڑھا کر استنجاء کروا کے اُس کو اتار دیا

---

[۱] مرآۃ جلد۲ ص ۴۶۰۔

جاتا ہے پھر دوسری اور اِسی طرح تیسری تھیلی استعمال کی جاتی ہے۔ تھیلیاں نہ ہوں تو ویسے ہی کوئی کپڑا ہاتھ پر لپیٹ کر استنجاء کروایا جاتا ہے۔ بعدازیں پھر میّت کو بٹھائے چاہے پیٹ سے کچھ خارج ہو یا نہ ہو تو پھر بھی چھوٹا بڑا استنجا کروائے اور نماز جیسا وضو کروائے پھر بائیں کروٹ لٹا کر سر سے پاؤں تک ''بیری'' کے پتوں والا پانی بہائے کہ پانی تختے تک پہنچ جائے۔ پھر دائیں کروٹ پر لٹا کر اِسی طرح پانی بہائے۔ صابن وغیرہ سے ملے' ہو سکے تو سر اور داڑھی کے بالوں کو ''گل خیرو'' سے دھوئے۔ تین مرتبہ غُسل کرائے۔ تین میں سے آخری مرتبہ سر سے پاؤں تک وہ پانی بہائے جس میں کافور ملا ہو' پھر میّت کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ سے پونچھ دے۔

غُسل دینے میں نابالغ اور بالغ میں کوئی فرق نہیں۔ بچہ پیدا ہوتے ہی فوت ہو جائے یا کچھ دن کچھ ماہ بعد فوت ہو اُس کو بھی مکمل غُسل دیا جائے۔ جو بچہ مردہ پیدا ہو اُس کو غسل نہیں دیا جاتا۔

ستر کو چھپانا:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: **لَا تبرُزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی فَخِذِ حَیٍّ وَّلَا مَیِّتٍ** [۲] ''اپنی ران مت کھولو اور زندہ اور میّت کی ران کی طرف مت دیکھو''۔

غُسل دینے والا شخص کیسا ہو؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: **لِیُغَسِّلْ مَوْتَاکُمُ الْمَامُوْنُوْنَ** [۳] ''تمہارے مُردوں کو وہ لوگ غُسل دیں جو امین اور قابلِ اعتبار ہوں''۔ تاکہ مردے کے بدن سے اگر کوئی عیب یا نقص ظاہر ہو تو اُسے ظاہر نہ کریں اور اگر کوئی خوبی یعنی چہرے کا

---

[۲] ابن ماجہ ص ۱۰۶، ابوداؤد جلد۲ ص ۹۲، مسند احمد جلد ۱ ص ۱۴۶، السنن الکبری للبیہقی جلد ۳ ص ۳۸۸، مستدرک حاکم جلد۴ حدیث نمبر ۱۸۰۔ [۳] ابن ماجہ ص ۱۰۶، کنز العمال حدیث نمبر ۴۲۲۱۸۔

چمکنا، خوشبو کا ظاہر ہونا پائیں تو لوگوں میں اُس کی تشہیر کریں۔

گرم پانی سے غُسل:

حضرت اُم قیس (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے، فرماتی ہیں، کہ میرا بیٹا فوت ہو گیا تو میں اُس پر رونے لگی، (جب میرے بیٹے کو غُسل دیا جانے لگا) تو میں نے اُس شخص سے جو غُسل دے رہا تھا کہا کہ **لَا تَغْسِلِ ابْنِی بِالْمَآءِ الْبَارِدِ فَتَقْتُلَہٗ** ’’میرے بیٹے کو ٹھنڈے پانی سے غُسل نہ دے۔ مت مار اِس کو‘‘ (مراد یہ کہ اِس کو گرم پانی سے غُسل دے) یہ سن کر (حضرت) عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور (حضرت) اُم قیس (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا قول بیان کیا تو آپ ﷺ نے تبسم فرمایا اور اِرشاد فرمایا: **مَا قَالَتْ طَالَ عُمُرُھَا فَلَا نَعْلَمُ امْرَأَۃً عُمِّرَتْ مَا عُمِّرَتْ** ۴ ’’اُم قیس (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی عمر دراز ہو پھر ہم نہیں جانتے کہ (حضرت) اُم قیس (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی عمر لمبی ہوئی اتنی کسی اور کی بھی عمر لمبی ہوئی ہو‘‘۔ (یہ برکت تھی، رسولِ کریم ﷺ کی دُعا کی۔)

غُسل دائیں طرف سے شروع کرنا:

حضرت اُم عطیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں، **اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ** ﷺ **قَالَ فِیْ غُسْلِ ابْنَتِہٖ ابْدَأُوْا بِمَیَامِنِھَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْھَا** ۵ ’’رسول کریم ﷺ نے اپنی بیٹی (حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے غُسل میں فرمایا: دائیں طرف کے اعضاء اور وضو کے مقامات سے شروع کرو‘‘

عورت اپنے شوہر کو غُسل دے سکتی ہے:

اُم المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے،

---

۴ نسائی جلد ا ص ۲۶۶، الادب المفرد حدیث نمبر ۶۵۲ مختصراً چھاپہ بیروت، الادب المفرد ص ۱۶۹، چھاپہ سانگلہ ہل۔ ۵ نسائی جلد ا ص ۲۶۶، مسلم جلد ا ص ۳۰۵، بخاری جلد ا ص ۱۶۷، مسند احمد جلد ۷ ص ۴۰۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۸۸، تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۱۰۶۔

فرماتی ہیں: لَوْ کُنْتُ اِسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَاغَسَّلَ النَّبِیَّ ﷺ غَیْرَ نِسَائِہٖ [1] ''اگر مجھے پہلے خیال آتا جو بعد میں آیا تو حضور کریم ﷺ کو آپ ﷺ کی بیویاں ہی غُسل دیتیں۔'' کیونکہ بیوی محرمِ راز ہوتی ہے اور اُس سے ستر بھی نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ اپنے شوہر کی میّت کو غُسل دے سکتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اُن کی بیوی (حضرت) اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غُسل دیا۔ اور کسی صحابی نے اِس کا انکار بھی نہیں کیا۔

رسولِ کریم ﷺ کی خصوصیت:

اُم المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، نبی کریم ﷺ جنت البقیع (قبرستان) سے واپس آئے۔ تو مجھے اِس حالت میں پایا کہ میرے سر میں درد ہو رہا تھا اور میں کہہ رہی تھی ہائے سر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بَلْ اَنَا یَا عَائِشَۃُ وَرَاْسَاہُ ''بلکہ اے (حضرت) عائشہ (رضی اللہ عنہا) میں کہتا ہوں ہائے سر (یعنی میرے سر میں درد ہوتا ہے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مَاضَرَّکِ لَوْ مِتِّ قَبْلِیْ فَقُمْتُ عَلَیْکِ فَغَسَّلْتُکِ وَکَفَّنْتُکِ وَصَلَّیْتُ عَلَیْکِ وَدَفَنْتُکِ [2] ''تیرا کیا نقصان ہے اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہوگئی تو میں تیرا کام کروں گا تجھ کو غسل دوں گا اور کفن پہناؤں گا اور نماز پڑھوں گا اور دفن کروں گا''۔ اپنی زوجہ مطہرہ کو غُسل دینا یہ نبی کریم ﷺ کے خصائص میں شامل ہے۔

غُسل کتنی بار؟

حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، کہ رسولِ کریم ﷺ ہمارے قریب تشریف لائے جبکہ ہم (پردہ میں) آپ ﷺ کی بیٹی (حضرت) اُم کلثوم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو غُسل دے رہیں تھیں تو آپ ﷺ نے

---

[1] ابن ماجہ ص ۱۰۷، طبری جلد۲ ص ۶۱۴۔ [2] ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۶۵، دارقطنی جلد۲ ص ۷۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ ص ۳۹۶، تلخیص الحبیر جلد۲ ص ۱۰۷، نصب الرایۃ جلد۲ ص ۲۵۱۔

فرمایا: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثاً اَوْ خَمْساً اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهٗ وَ قَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ ؎

''اِنہیں تین، پانچ اور اگر مناسب سمجھو تو اِس سے بھی زیادہ پانی اور بیری (کے پتوں) سے غُسل دو۔ آخر میں کچھ کافور ڈال دو۔ جب فارغ ہو جاؤ مجھے اطلاع دینا۔ (فرماتی ہیں) جب ہم فارغ ہوگئیں تو ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اطلاع دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف اپنا تہبند شریف پھینکا a اور فرمایا اِسے اُن کے کفن کے نیچے رکھ دو۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اغْسِلْنَهَا وِتْرًا وَكَانَ فِيْهِ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثاً اَوْ خَمْساً وَكَانَ فِيْهِ ابْدَءُوْا بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَكَانَ فِيْهِ اِنَّ اُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ ؎ ''اِنہیں طاق تین، پانچ، سات بار غُسل دو اور دائیں طرف سے اعضائے وضو سے ابتداء کرو۔ اِس روایت میں یہ بھی ہے کہ (حضرت) اُم عطیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں، ہم نے اُن کے بالوں کے تین حصے کیے جنہیں اُن کے پیچھے ڈالا''۔

a تہبند شریف برکت کے لئے رکھا گیا، یہ کفن میں شامل نہ تھا۔ احادیث مبارکہ میں یہ ثابت ہے کہ حضرت امیر معاویہ، عمرو بن العاص اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناخن مبارک، بال مبارک اور تہبند شریف کو اپنی قبر میں لے جانے کے لئے محفوظ رکھا۔ قرآنِ مجید اور حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ صالحین کے لباس سے برکت لینا جائز ہے اور اپنے کفن میں صالحین کے کپڑے

؎ مشکوٰۃ ص ۱۴۳، نسائی جلد ۱ ص ۲۶۶، ابن ماجہ ص ۱۰۶، ابوداؤد جلد ۲ ص ۹۲، مسند احمد جلد ۵ ص ۸۴، تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۱۰۷، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۲۲۱، نصب الرایہ جلد ۲ ص ۲۵۸، مسلم جلد ۱ ص ۳۰۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۸۹، جلد ۴ ص ۸، بخاری جلد ۱ ص ۱۶۷۔ ؎ ابن ماجہ ص ۱۰۶۔

شامل کرنا باعثِ برکت اور باعثِ مغفرت ہے۔

وصال شدہ کا ذکر بھلائی سے کرو:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں' رسول کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ وَکُفُّوْا مَسَاوِیْھِمْ [9] "اپنے فوت شدہ لوگوں کی خوبیاں بیان کرو اور اُن کی بُرائیاں بیان کرنے سے باز رہو"۔ بے دینوں' غداران ملت' دشمنانِ اسلام' گستاخانِ رسول ﷺ اور مرزائیوں وغیرہ کی بُرائی بیان کرنا اِس میں داخل نہیں جیسا کہ محدثین نے راویانِ احادیثِ مبارکہ میں دروغ گو راویوں کے خلاف کتابیں لکھی ہیں۔

اُم المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں' حضورِ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک فوت شدہ آدمی کا ذکر بُرائی سے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: **لَا تَذْکُرُوْا ھَلْکَاکُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ** [10] "اپنے فوت شدہ لوگوں کا ذکر بھلائی سے کرو۔"

اُم المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: **لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّھُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَاقَدَّمُوْا** [11] "اپنے وصال شدہ لوگوں کو گالیاں مت دو وہ اپنے عملوں کو پہنچ گئے۔"

---

[9] السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۴ص۷۵، مشکوٰۃ ص۱۴۷، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۲ص ۴۳۸' مرقاۃ جلد۴ص۱۴۴' ابوداؤد حدیث نمبر۴۹۰۰' ترمذی حدیث نمبر۱۰۱۹' شرح السنۃ جلد ۳ص۲۶۴' ابن حبان حدیث نمبر۱۹۸۶۔ [10] نسائی باب النھی عن ذکر الھلکی الا بخیر جلد۱ص۲۷۴۔ [11] نسائی جلد۱ص۲۷۴، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۴ص ۷۵، مشکوٰۃ ص۱۴۵، بخاری جلد۱ص۱۸۷، تیسیر الباری جلد۲ص۳۴۰، عمدۃ القاری جلد۴ جز۸ص۲۳۰، فتح الباری جلد۳ ص ۳۳۰' مرقاۃ جلد۴ص ۱۳۳' دارمی جلد ۲ص۲۳۹' ابن حبان حدیث نمبر ۱۹۸۵' الترغیب والترھیب جلد۴ص۳۴۸' شرح السنۃ جلد۳ص۲۶۳' مستدرک حاکم جلد۱ حدیث نمبر۳۸۵۔

مُحرِم کا غُسل:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں' کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالتِ احرام میں تھا (وہ اونٹنی سے گرا) اور اُس کی اونٹنی نے اُس کو کچل دیا' وہ (احرام کی حالت میں فوت ہوگیا)۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِغسِلُوا الْمَیّتَ فِیْ ثَوْبَیْهِ الَّذِیْنَ اَحْرَمَ فِیْهِمَا وَاغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَّکَفِّنُوْهُ فِیْ ثَوْبَیْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِیْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَاِنَّهٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُلَبِّیاً (مُحَرِّماً)** [۱۲]

''ایسی میّت جس نے احرام باندھا ہو' اُسے اُس کے دو کپڑوں میں ہی غُسل دو اور اُسے پانی اور ''بیری'' کے پتوں سے غُسل دو اور اُس کے دو کپڑوں ہی میں اُسے کفن دو، نہ اُسے خوشبو لگاؤ اور نہ ہی اُس کا سر ڈھانپو۔ قیامت کے دن یہ ''تلبیہ'' کہتا ہوا اُٹھے گا'' (احرام باندھے اُٹھے گا)۔

مسئلہ [لا] حالتِ احرام میں فوت ہونے والے کو نہ تو کافور کی خوشبو لگائی جائے اور نہ ہی کوئی اور، اور نہ ہی اُس کے سر کو ڈھانپا جائے۔

کیا شان ہے سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی' کہ قیامت کے دن کی خبریں بتائی ہیں۔ مُحرِم کی قیامت کے دن کی کیفیت بتلا رہے ہیں کہ جو شخص احرام کی حالت میں فوت ہوگا قیامت کے دن ''تلبیہ'' پڑھتا ہوا اُٹھے گا۔ یہ اعزاز اُن تمام لوگوں کو حاصل ہوگا جو قیامت تک احرام کی حالت میں فوت ہوتے رہیں گے۔ سبحان اللہ!

---

[۱۲] مشکوٰۃ ص ۱۴۳، نسائی جلد ا ص ۲۶۹، بخاری جلد ا ص ۱۶۹، مسند احمد جلد ا ص ۳۳۳' ۳۲۸' ۲۱۵، دارمی جلد ۲ ص ۱۵ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۴۰۴' ۳۹۲' ۳۹۱' ۳۹۰' دار قطنی جلد ۴ ص ۲۹۶، المعجم الصغیر للطبرانی جلد ا ص ۹۷' جلد ۲ ص ۸۶، الترغیب الترہیب جلد ۲ ص ۱۷۹، حلیۃ الاولیاء جلد ۴ ص ۳۰۰، نصب الرایہ جلد ۲ ص ۲۵۶' جلد ۳ ص ۲۸، تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۱۰۷، درمنثور جلد ا ص ۲۱۵، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۲ ص ۴۳۸۔

غُسل دینے والے کی بخشش:

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: **مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا وَكَفَّنَهٗ وَحَنَّطَهٗ وَحَمَلَهٗ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَمْ يُفْشِ عَلَيْهِ مَارَاٰى خَرَجَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ مِثْلَ يَوْمَ مَاوَلَدَتْهُ اُمُّهٗ** ۱۳

"جو شخص میّت کو غُسل دے، اُس کو کفن پہنائے، خوشبو لگائے اور اُس پر نماز پڑھے اور اُس کا جو حال دیکھے (اگر وہ بُرا ہو تو) اُس کو ظاہر نہ کرے تو وہ گناہ سے اِس طرح نکل جائے گا جیسے اُسی دن تھا جس دن اُس کی ماں نے اُس کو جنا تھا۔"

شہید کو غُسل نہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے شہدائے اُحد کے متعلق حکم فرمایا: **اَنْ يُّنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيْدُ وَالْجُلُوْدُ وَاَنْ يُّدْفَنُوْا فِيْ ثِيَابِهِمْ بِدَمَائِهِمْ** ۱۴ "اُن کے لوہے کے ہتھیار (خود زرہ اور پوستین) وغیرہ اتار لئے جائیں اور یہ انہی خون آلود کپڑوں میں دفن کر دیئے جائیں"۔ آج کل فوجی جوانوں کو اُن کی وردی میں دفن کیا جائے۔

مسئلہ: شہید کا یہی حکم ہے کہ اِس سے ہتھیار، خود زرہ اور پوستین وغیرہ اتار لی جائیں اور اِسے یونہی پہنے ہوئے کپڑوں میں بغیر غُسل مع خاک وخون دفن کیا جائے۔ ہاں کفن کی کمی پوری کی جاتی ہے۔ مثلاً شہید اگر صرف کرتہ یا پائجامہ پہنے ہوئے ہے تو اُسے چادر اوڑھا دی جائے گی۔ شہید کی میّت کو غُسل نہ دینے کی بہت سی احادیث مبارکہ ہیں۔

(۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، **اَنَّ شُهَدَآءَ اُحُدٍ لَّمْ يُغَسَّلُوْا وَدُفِنُوْا بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ** ۱۵ "کہ شہدائے

---

۱۳ ابن ماجہ ص ۱۰۶، الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۳۳۹، کنز العمال حدیث نمبر ۴۲۲۲۷۔ ۱۴ مشکوۃ ص ۱۴۴، ابن ماجہ ص ۱۱۰، ابوداؤد جلد ۲ ص ۹۱۔ ۱۵ ابوداؤد جلد ۲ ص ۹۱۔

اُحد کو نہ تو غُسل دیا گیا اور نہ ہی اُن کی نمازہ جنازہ پڑھی گئی اور اُنہیں اُن کے خون (آلودہ کپڑوں) سمیت دفنایا گیا"۔

(۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رُمِیَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فِیْ صَدْرِهٖ اَوْفِیْ حَلْقِهٖ فَمَاتَ فَاُدْرِجَ فِیْ ثِيَابِهٖ كَمَا هُوَقَالَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْل صلی اللہ علیہ وسلم ۱۶ "ایک شخص کے سینے میں یا حلق میں تیر لگ گیا وہ مر گیا تو اُسی طرح اپنے کپڑوں میں لپیٹا گیا جیسا وہ تھا اُس وقت ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے"۔

(۳) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْآنِ ؟ فَاِذَا اُشِيْرَلَهٗ اِلٰى اَحَدِهِمْ قَدَّمَهٗ فِی اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِیْ دِمَآئِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغْسِلُوْا ۱۷ "رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو اور تین آدمیوں کو اُحد کے شہیدوں میں سے ایک کپڑے میں لپیٹتے، پھر فرماتے، اِن میں سے قرآنِ مجید کس کو زیادہ یاد ہے؟ جب لوگ عرض کر دیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو قبر میں آگے کرتے (قبلہ رو پھر اُس کے بائیں طرف دوسرے یا تیسرے شہید کو لٹاتے) اور فرماتے ہیں، میں گواہ ہوں اِن لوگوں پر' اور اِن کو خون لگے کپڑوں سمیت دفن کرنے کا حکم فرمایا نہ اُن پر نماز پڑھی اور نہ ہی وہ غُسل دیئے گئے۔ دوسری روایت میں آتا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے شہیدوں پر نماز پڑھی۔ ۱۸

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غُسلِ مبارک کی شان:

(۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، لَمَّا اَخَذُوْا فِیْ

۱۶ ابوداؤد جلد ۲ ص ۹۲۔ ۱۷ ابوداؤد جلد ۲ ص ۹۲۔ ۱۸ ابوداؤد جلد ۲ ص ۹۱' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۱۰، ابن ماجہ ص ۱۱۰، مجمع الزوائد جلد ۶ ص ۱۱۹، دار قطنی جلد ۴ ص ۱۱۷۔

غُسْلِ النَّبِیّ ﷺ نَادَاھُمْ مُنَادٍ مِنَ الدَّاخِلِ لَا تَنْزِعُوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَمِیْصَہٗ ۱۹؎ جب لوگ حضور کریم ﷺ کو غُسل دینے لگے (تو متردد ہوئے کہ آپ ﷺ کے کپڑے اتار کر غُسل دیں یا کپڑوں سمیت) تو کسی آواز دینے والے نے اندر سے آواز دی (بعض کہتے ہیں وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے) رسول اللہ ﷺ کے بدنِ مبارک سے آپ ﷺ کا کرتہ شریف نہ اتارو"۔

(۲) اُم المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسولِ کریم ﷺ کو غُسل دینا چاہا تو اُنہوں نے کہا' اللہ کی قسم ہم نہیں جانتے' کیا ہم دوسرے وصال شدہ لوگوں کے کپڑوں کی طرح آپ ﷺ کے کپڑے شریف بھی اتاریں یا رہنے دیں اور کپڑوں سمیت ہی غُسل دیں؟ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اِس بارے میں اختلاف رائے ہوا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن پر نیند بھیجی (اور کیفیت یہ ہوگئی) کہ تمام آدمیوں کی ٹھوڑیاں اُن کے سینوں پر تھیں۔ (یعنی ہر آدمی اونگھ رہا تھا یا سو رہا تھا) ثُمَّ کَلَّمَھُمْ مُّکَلِّمٌ مِّنْ نَاحِیَۃِ الْبَیْتِ لَا یَدْرُوْنَ مَنْ ھُوَ اَنِ اغْسِلُوا لنَّبِیَّ ﷺ عَلَیْہِ ثِیَابُہٗ فَقَامُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَغَسَلُوْہُ وَعَلَیْہِ قَمِیْصُہٗ یُصَبُّوْنَ الْمَآءَ فَوْقَ الْقَمِیْصِ یَدْلُکُوْنَہٗ بِالْقَمِیْصِ دُوْنَ اَیْدِیْھِمْ وَکَانَتْ عَائِشَۃُ تَقُوْلُ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَلَہٗ اِلَّا نِسَآءُہٗ ۲۰؎

"پھر اُس وقت ایک بات کرنے والے کی آواز آئی کسی کو معلوم نہ ہوا یہ کس کی آواز تھی۔ آواز یہ آئی کہ رسولِ کریم ﷺ کو کپڑے پہنے پہنے غُسل دو۔ یہ سن کر لوگ اُٹھے اور رسولِ اللہ ﷺ کو کپڑے پہنے پہنے ہی غُسل دیا۔ لوگ پانی ڈالتے تھے اور جسم مبارک کو اپنے ہاتھوں کی بجائے کپڑوں سے ہی ملتے تھے۔ (اُم المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں، اگر پہلے سے مجھے بات یاد آتی تو آپ

۱۹؎ ابن ماجہ مترجم وحید الزماں (غیر مقلد) جلد ا ص ۱۳۱ ۷ چھاپہ اسلامی اکادمی اردو بازار۔

۲۰؎ ابوداؤد جلد ۲ ص ۹۲۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پاک (رضی اللہ تعالیٰ عنھن) ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غُسل دیتیں"۔ ۲۱
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غُسل دیا گیا تو غُسل دینے والے ڈھونڈنے لگے وہ جو میّت میں ڈھونڈتے ہیں۔ لیکن کچھ نہ پایا تو فرمانے لگے: بَاَبِیْ الطَّیِّبُ 'طِبْتَ حَیًّا طِبْتَ مَیِّتاً ۲۲ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا باپ قربان ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاک اور صاف ہیں' (ظاہری) زندگی میں بھی پاک اور وصال مبارک کے بعد بھی پاک ہیں"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاجِ مبارک میں ربِّ ذوالجلال نے نہایت نفاست' لطافت اور طہارت رکھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کا بہت استعمال فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے بغیر خوشبو لگائے بھی خوشبو آتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس گلی کوچہ سے تشریف لے جاتے تھے تو وہ گلی کوچہ خوشبو سے معطر ہو جاتا تھا اور لوگ پہچان جاتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اِدھر سے تشریف لے گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کا تعلق ہو جاتا وہ بھی خوشبو سے بھر جاتی۔

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن اُبی سلول رئیس المنافقین سے ملنے گئے وہ مرُدود بڑا دنیا دار' مغرور اور ناپاک ذہنیت کا انسان تھا۔ اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زبان درازی کرتے ہوئے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گدھے (مبارک) کو مجھ سے دور رکھئے اِس کی بدبو سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے (مبارک) کی خوشبو تیرے بدن کی بو سے اعلیٰ ترین ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر انور سے لے کر نورانی پاؤں مبارک تک لطافت' طہارت اور خوشبو ہی خوشبو ہیں۔ رب ذوالجلال نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے بعد بھی پاک اور صاف رکھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیراً ۲۳

---

۲۱ ابن ماجہ ص ۱۰۶، کنزالعمال حدیث نمبر ۴۲۲۱۸ ۔۲۲ ابن ماجہ ص ۱۰۷ ۔۲۳ ابن ماجہ وحید الزماں غیر مقلد، جلد ا ص ۴۳۲ ۔

مسائل

مسئلہ لا ستّر کو چھپانے کے متعلق صفحہ نمبر ۵ پر بیان کی گئی' حدیث پاک میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ میّت کو غُسل دینے میں نہ تو اُس کی ران کھولیں اور نہ ہی ستر بلکہ مرد کو ناف سے لے کر گھٹنے تک اور عورت کو کندھوں سے لے کر پاؤں تک کپڑا ڈال کر ڈھانپ دینا چاہیے کیونکہ زندہ اور میّت کا ستر یکساں ہے۔

مسئلہ لا عورتوں کے بارے میں سنّت یہ ہے کہ بالوں کے دو حصّے کیئے جائیں پھر ایک حصّہ دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف سینہ پر رکھ دیا جائے۔ سارے بالوں کا پیچھے رہنا مسنون نہیں۔

مسئلہ لا غُسل کتنی بار کے عنوان سے صفحہ نمبر ۱۰ پر بیان کی گئی حدیث مبارکہ میں حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جو عمل ہے وہ اُن کی اپنی رائے ہوگا کہ عموماً عورتیں بالوں کے تین حصّے کر کے چوٹی بناتی ہیں۔

مسئلہ لا ایک مرتبہ سارے جسم پر پانی بہانا فرض ہے اور تین بار سنّت ہے۔ سات بار تک جائز ہے اور بلاوجہ اِس سے زیادہ مکروہ۔

مسئلہ لا جہاں غُسل کروائیں وہاں پردہ کرنا مستحب ہے۔ تاکہ نہلانے والوں اور مددگاروں کے سوا کوئی نہ دیکھے۔

مسئلہ لا غُسل کروانے والا باطہارت ہونا چاہیے۔ جنبی مرد یا حائضہ عورت کا غُسل دینا مکروہ ہے۔ اگرچہ غُسل ہو جائے گا۔ بے وضو نے نہلایا تو کراہت بھی نہیں۔

مسئلہ لا بہتر یہ ہے کہ نہلانے والا میّت کا سب سے قریبی رشتہ دار ہو۔ اگر وہ نہ ہو تو کسی امانت دار اور پرہیز گار کے ذریعے میّت کو غُسل دلوانا چاہیئے۔

مسئلہ لا سردیوں' گرمیوں دونوں موسموں میں میّت کو نیم گرم پانی سے غُسل دینا چاہیئے۔

مسئلہ لا نہلانے والے کے قریب' خوشبو سلگانا مستحب ہے۔

مسئلہ لا جنبی آدمی یا حیض ونفاس والی عورت کا انتقال ہو تو ایک ہی غُسل کافی ہے، خواہ غُسلِ واجب کے کتنے ہی اسباب کیوں نہ ہوں۔

مسئلہ لا مرد کو مرد اور عورت کو عورت ہی غُسل دے۔ چھوٹے بچوں کو مرد یا عورت جو چاہے غُسل دے سکتے ہیں۔

مسئلہ لا میّت کو غُسل دینے کے لیے ''بیری'' کے پتوں کو پانی میں جوش دے لینا چاہیے کیونکہ ''بیری'' کے پتوں سے میل خوب کٹتا ہے، جوئیں وغیرہ صاف ہو جاتی ہیں اور اِس سے میّت کا بدن جلد بگڑتا نہیں۔

مسئلہ لا ''بیری'' کا استعمال پہلی بار میں سنّت ہے باقی میں مستحب۔

مسئلہ لا میّت کو غُسل دیتے وقت منہ اور ناک میں پانی ڈالنے کی بجائے کپڑا یا روئی وغیرہ کو بھگو کر پہلے منہ میں پھیرنا چاہیے اور پھر ناک میں دائیں اور بائیں نتھنوں میں (بالترتیب)، ہر بار نئے پانی سے کپڑے کو بھگو لینا چاہیے۔ (مرآۃ)

مسئلہ لا آخری بار میّت پر جو پانی بہایا جائے اس میں ''کافور'' ملا لینا چاہیے کیونکہ یہ بہترین خوشبو ہے۔ اس سے کیڑے مکوڑے جسم کے قریب نہیں آتے۔ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ ''کافور'' آخری پانی میں ملایا جائے۔ بعض نے یہ بھی فرمایا کہ ''کافور'' خوشبوؤں میں شامل کیا جائے۔ بہتر یہ ہے کہ دونوں جگہ استعمال کیا جائے۔

مسئلہ لا میّت کو پہلے وضو کرانا چاہیے پھر اِس طرح غُسل دینا چاہیے کہ اولاً دایاں حصّہ دھونا چاہیے پھر بایاں حصّہ۔

مسئلہ لا جس مرد کا عضوِ تناسل یا انثیین کاٹ لئے گئے ہوں وہ مرد ہی ہے اُسے مرد ہی غُسل دیں یا اُس کی عورت۔

مسئلہ لا عورت مر جائے تو اُس کا شوہر نہ تو اُسے غُسل دے سکتا ہے اور نہ ہی چھو سکتا ہے۔ مگر دیکھنے، کندھا دینے، قبر میں اتارنے اور نمازِ جنازہ پڑھنے، پڑھانے کی ممانعت نہیں۔ یہ جو مشہور ہے کہ شوہر اپنی فوت شدہ بیوی کا نہ تو منہ دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی جنازہ کو کندھا دے سکتا اور نہ ہی قبر میں اتار سکتا ہے یہ سب غلط اور من گھڑت باتیں ہیں۔

مسئلہ: مسلمان آدمی کا انتقال ہوا اور اگر اُس کا باپ کافر یا مرزائی ہے تو اُس کو مسلمان ہی غُسل دیں، اُس کے باپ کے قابو میں نہ دیں۔

مسئلہ: میّت کا بدن ایسا ہو گیا کہ ہاتھ لگائیں تو کھال اکھڑنے کا خطرہ ہے تو اُس کو ہاتھ نہ لگائیں صرف پانی بہا دیں۔

مسئلہ: کسی عذر کی بنا پر نہلانے کے بعد ناک، کان، منہ اور دیگر سوراخوں میں روئی رکھ دیں تو کوئی حرج نہیں مگر عام حالت میں بہتر یہ ہے کہ نہ رکھیں۔

مسئلہ: میّت کے دونوں ہاتھوں کو کروٹ میں رکھیں، سینہ پر نہ رکھیں کیونکہ یہ کفار کا طریقہ ہے۔ بعض جگہ ناف کے نیچے اِس طرح رکھتے ہیں جیسے نماز کے قیام میں یہ بھی نہ کریں۔

مسئلہ: مرنے والے مرد یا عورت نے زندگی میں جو کپڑے وغیرہ استعمال کئے ہوتے ہیں ہمارے معاشرے کے لوگ اُن کپڑوں سے بھی خوف زدہ ہوتے ہیں۔ اُن کو اپنے استعمال میں لانا مناسب نہیں سمجھتے۔ حالانکہ فوت ہونے پر اُس کے بچے، بھائی اور باپ وغیرہ اُن کپڑوں کو استعمال کر سکتے ہیں اور فوت شدہ عورت کے کپڑے اُس کی گھریلو خواتین اپنے استعمال میں لا سکتی ہیں۔ مرنے والے کے کپڑوں میں کوئی جن، بھوت داخل نہیں ہو جاتا۔

مسئلہ: ایصالِ ثواب کی نیت سے فوت شدہ مرد یا عورت کے کپڑے مساکین کو بھی دیئے جا سکتے ہیں، لیکن ناپاک اور حرام سمجھ کر نہیں۔

مسئلہ: عورت کا انتقال ہوا اور وہاں کوئی عورت نہیں کہ نہلا دے تو تیمّم کرایا جائے پھر تیمّم کرنے والا محرم ہو تو ہاتھ سے تیمّم کرائے اور اجنبی ہو اگرچہ شوہر تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر جنس زمین پر ہاتھ مارے اور تیمّم کرائے اور شوہر کے سوا کوئی اور اجنبی ہو تو کلائیوں کی طرف نظر نہ کرے اور شوہر کو اس کی حاجت نہیں اور اِس مسئلہ میں جوان اور بڑھیا دونوں کا ایک حکم ہے۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ: مرد کا انتقال ہوا اور وہاں نہ کوئی مرد ہے نہ اس کی بی بی تو جو عورت وہاں ہے

اُسے تیمّم کرائے پھر اگر عورت محرم ہے یا اُس کی باندی تو تیمّم میں ہاتھ پر کپڑا لپیٹنے کی حاجت نہیں اور اجنبی ہو تو کپڑا لپیٹ کر تیمّم کرائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ لا مرد کا سفر میں انتقال ہوا اور اُس کے ساتھ عورتیں ہیں اور کافر مرد، مگر مسلمان مرد کوئی نہیں تو عورتیں اُس کافر کو نہلانے کا طریقہ بتادیں کہ وہ نہلا دے اور اگر مرد کوئی نہیں اور چھوٹی لڑکی ہمراہ ہے کہ نہلانے کی طاقت رکھتی ہے تو یہ عورتیں اسے سکھا دیں اُسے سکھا دیں کہ وہ نہلائے۔ یونہی اگر عورت کا انتقال ہوا اور کوئی مسلمان عورت نہیں اور کافرہ عورت موجود ہے تو مرد اُس کافرہ کو غسل کی تعلیم کرے اور اُس سے نہلوائے یا چھوٹا لڑکا اس قابل ہو کہ نہلا سکے تو اسے بتائے اور وہ نہلائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ لا ایسی جگہ انتقال ہوا کہ وہاں پانی نہیں ملتا تو تیمّم کرائیں اور نماز پڑھیں اور نماز کے بعد اگر قبل دفن پانی مل جائے تو نہلا کر نماز کر اعادہ کریں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ لا خنثیٰ مشکل کا انتقال ہوا تو اُسے نہ مرد نہلا سکتا ہے نہ عورت، بلکہ تیمّم کرایا جائے اور تیمّم کرنے والا اجنبی ہو تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے اور کلائیوں پر نظر نہ کرے یوہیں خنثیٰ کسی مرد یا عورت کو غسل نہیں دے سکتا ہے۔ (عالمگیری) خنثیٰ مشکل چھوٹا بچہ بھی ہو تو اسے مرد بھی نہلا سکتا ہے اور بھی عورت بھی۔

مسئلہ لا مردہ پانی میں ملا تو بہ نیت غُسل اُسے تین بار پانی میں حرکت دے دیں کہ غُسل مسنون ادا ہو جائے اور ایک بار حرکت دیں تو واجب ادا ہو گیا مگر سنّت کا مطالبہ رہا اور بلا نیت نہلانے سے بری الذمہ ہو جائیں گے مگر ثواب نہیں ملے گا۔

مسئلہ لا کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ دھڑ ہو تو غسل و کفن دیں گے اور جنازے کی نماز پڑھیں گے اور نماز کے بعد جسم کا باقی ٹکڑا بھی ملا تو اُس پر دوبارہ نماز نہیں پڑھیں گے اور آدھا دھڑ ملا تو اگر اِس میں سر بھی ہے جب بھی یہی حکم ہے اگر سر نہ ہو یا طول سے سر سے پاؤں تک دایاں یا بایاں ایک جانب کا حصہ ملا تو اِن دونوں صورتوں میں غسل ہے نہ کفن نہ نماز بلکہ ایک کفن میں لپیٹ کر دفن کر دیں (عالمگیری، درمختار وغیرہ)

مسئلہ لا مردہ ملا اور نہیں معلوم کہ مسلمان ہے یا کافر اگر تو اُس کی وضع قطع

مسلمانوں کی ہو یا کوئی علامت ایسی ہو جس سے مسلمان ہونا ثابت ہوتا ہو یا مسلمانوں کے محلّہ میں ملا تو غسل دیں اور نماز پڑھیں ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ لا کافر مردے کے لئے غسل وکفن ودفن نہیں بلکہ ایک چیتھڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں داب دیں۔ یہ بھی جب کریں کہ اُس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا اُسے لے نہ جائے ورنہ مسلمان ہاتھ نہ لگائے نہ اُس کے جنازے میں شرکت کرے اور اگر بوجہ قرابت قریبہ شریک ہو تو دُور دُور رہے اور اگر مسلمان ہی اُس کا رشتہ دار ہے اور اُس کا ہم مذہب کوئی نہ ہو یا لے نہیں اور بلحاظ قرابت غسل وکفن ودفن تو جائز ہے مگر کسی امر میں سنّت کا طریقہ نہ برتے بلکہ نجاست دھونے کی طرح اُس پر پانی بہائے اور چیتھڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں دبا دے یہ حکم کافر اصلی کا ہے اور مرتد کا حکم یہ ہے کہ مطلقاً نہ اُسے غسل دے نہ کفن بلکہ اُسے کتے کی طرح گھسیٹ کسی تنگ گڑھے میں پھینک کر مٹی میں دبا دے۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ لا غسل دینا اور نمازِ جنازہ پڑھنا ناقصِ غسل اور ناقصِ وضو نہیں۔ اِس لئے غسل اور وضو کی حاجت نہیں ہاں البتہ غسلِ میّت اور جنازہ اُٹھانے اور قبرستان جانے تک طبیعت بوجھل ہو جائے تو اس بوجھل پن کو دور کرنے اور لطافت حاصل کرنے کے لئے غسل و وضو کرنے میں کوئی حرج اور گناہ نہیں، بہر حال یہ مسئلہ یاد رہے کہ غسل میّت کروانے سے یا نمازِ جنازہ پڑھنے سے غسل یا وضو واجب نہیں ہوتا جب تک غسل یا وضو توڑنے والی کوئی چیز واقع نہیں ہوتی تو غسل اور وضو برقرار ہے۔

مسئلہ: میّت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھا کرنا یا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال مونڈھنا یا کترنا یا اکھاڑنا، ناجائز ومکروہ تحریمی ہے۔ بلکہ حکم یہ ہے کہ میّت جس حالت میں ہے اُسی حالت میں دفن کر دیں۔ ہاں اگر ناخن ٹوٹا ہو تو اُس کو کاٹ سکتے ہیں اور اگر ناخن یا بال تراش لئے تو کفن میں رکھ دیں۔ فقہاءِ حنفیہ نے لکھا ہے کہ زیرِ ناف بال جب مونڈھ دیئے جائیں تو اُن بالوں کو دفن کر دینا چاہیے کیونکہ زیر ناف بال جسم سے الگ ہو جانے کے بعد بھی ستر ہیں۔ (سنن ابن ماجہ جلد ا ص ۲۸ے حاشیہ)

غیر ضروری کام:

بعض جگہ کورے گھڑے اور لوٹے غُسل دینے کے لئے لائے جاتے ہیں' اِس کی کچھ ضرورت نہیں۔ گھر میں استعمال ہونے والے لوٹے، گھڑے' ڈول، بالٹی، ڈونگے اور گلاس وغیرہ سے بھی غُسل دے سکتے ہیں۔ بعض جگہ یہ جہالت دیکھی گئی ہے کہ لوگ غُسل دینے کے بعد لوٹے یا گھڑے وغیرہ توڑ دیتے ہیں۔ یہ ناجائز' حرام اور مال کو ضائع کردینا ہے۔ اگر یہ خیال ہو کہ نجس ہو گئے ہیں تو یہ بات بھی فضول ہے۔

کئی جگہ لوگ لوٹے یا گھڑے مسجد میں رکھ دیتے ہیں اگر یہ نیت ہو کہ نمازیوں کا فائدہ ہوگا' گھڑے سے پانی پئیں گے اور لوٹے سے استنجا یا وضو کریں گے اور اُس کا ثواب میّت کو ہوگا تو یہ اچھی نیت ہے۔ لہٰذا اِس نیت سے رکھنا بہتر ہے اگر یہ خیال ہو کہ گھر میں رکھنا نحوست ہے تو یہ حماقت ہے اور بعض لوگ اُس گھڑے کا پانی پینا حرام سمجھتے ہیں۔ یہ سوچ بھی حرام ہے۔

فتاوٰی رضویہ شریف سے چند مسائل

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اِس مسئلہ میں کہ حالت زندگی میں خاوند اپنی بی بی کا ولی ہوتا ہے مانند ماں باپ کے یا نہیں۔ جو ہوتا ہے تو بعد موت کے ولایت قائم رہتی ہے یا نہیں اگر رہتی ہے تو ہاتھ لگانا۔ منہ دیکھنا۔ اجازت نماز کی دینا جائز ہے یا نہیں اور نکاح رہتا ہے یا نہیں اور ایک صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت بی بی فاطمہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے غسل دیا اگر یہ بات حق ہے تو ہم لوگ بھی اپنی عورتوں کو غسل دیں تو جائز ہے یا نہیں۔ **بینوا توجروا۔**

جواب: شوہر ولی نہیں۔ نہ حیات میں نہ بعد موت۔ نہ موتِ زوجہ سے نکاح قائم رہے۔ اور یہ کسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں کہ مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے ہاتھ سے غسل دیا اور بالفرض ہو بھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاقے موت سے قطع نہیں

ہوتے اور سب کے علاقے قطع ہو جاتے ہیں۔ یہ مضمون خود حدیث میں وارد ہے تو اوروں کو اُن پر قیاس جائز نہیں۔ مرد اپنی عورتِ مُردہ کو غسل نہیں دے سکتا۔

(۲) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اِس مسئلہ میں کہ ایک مسلمان نے نو مسلم عورت سے عقد کیا تھا۔ دو برس کے بعد ۲۹ رمضان ۱۳۳۹ھ کو دنیائے فانی سے ملکِ عدم کو رخصت ہوئی۔ اُس مسلمان کا یہاں کوئی اور نہ تھا اُس نے مسلمانوں کو اطلاع دی۔ اُنہوں نے جواب دیا ہم تمہاری عورت کا جنازہ نہیں اُٹھائیں گے نہ قبرستان میں جگہ دیں گے کیونکہ تم نماز نہیں پڑھتے ہو اور مسجد کمیٹی و خلافت کمیٹی وغیرہ میں چندہ بھی نہیں دیتے۔ کبھی ہماری کمیٹیوں میں شرکت نہیں کرتے۔ لہٰذا تم اور کوئی انتظام کرو۔ اُس شخص نے جواب دیا اگر میرا عذر قابل اعتماد ہو تو مجھ کو معافی دیجئے جو سزا میرے لئے آپ لوگ قرار دیں میں قبول کرتا ہوں۔ اگر میرا قصور ہے تو مجھ کو سزا دیں۔ اور معافی دے کر میت کو اُٹھائیں۔ اُن لوگوں نے مطلق انکار کر دیا۔ جو خلافت کمیٹی کے ممبران و سکریٹری و پریسیڈنٹ ہیں۔ تب اُس نے ہندوؤں سے التجا کی۔ اُس کی بے کسی بے بسی دیکھ کر ہندو اُس محلّہ میں آئے۔ اور مسلمانوں کو سمجھایا۔ بمشکل تمام راضی ہوئے۔ مگر غسل دینے والی عورت کو روک دیا۔ مجبوراً اُس نے اپنے ہاتھ سے غسل دیا اور کفن پہنایا۔ بعد اِس کے چار پانچ مسلمان آئے۔ اُنہوں نے کہا ہم تم پر آٹھ روپیہ جرمانہ کرتے ہیں۔ اگر منظور ہو تو ہم میّت اُٹھائیں۔ ورنہ ہم اپنے اپنے گھر جاتے ہیں۔ وہ چونکہ مصیبت زدہ تھا۔ راضی ہوا۔ غرض صبح آٹھ بجے کی میّت رات ۱۲ بجے اُٹھائی گئی۔ اَب عرض ہے کہ آیا حدیث شریف میں یہی فرمان ہے اور خدا (جل جلالہ) اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہی حکم ہے تو مجھے مطلع فرمائیں اور اگر یہ حرکت مطابق شرع نہ ہو تو اُن کی کیا سزا ہے؟ شرعاً و قانوناً۔ **بینوا توجروا**

جواب: اُن لوگوں نے سخت ظلم کیا اور شدید جرم کیا اگر سلطنتِ اسلام ہوتی، حاکم اسلام اُن میں ایک ایک کو کوڑے لگاتا۔ قید کرتا۔ اور وہ آخرت میں عذاب جہنم کے مستحق ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ”ہر مسلمان کے جنازے کی نماز تم پر

فرض ہے نیک ہو یا بد اگر چہ اُس نے گناہ کبیرہ کیے ہوں۔'' خصوصاً جس مسلمان نے رمضان مبارک میں انتقال کیا ہو تو وہ بحکم حدیث شہید ہے۔ خلافت کمیٹی میں چندہ نہ دینا یا اُس میں شریک نہ ہونا کوئی جرم نہیں۔ بلکہ مسجد میں بھی چندہ نہ دینا گناہ نہیں۔ نہ کہ جہاں امر بالعکس ہو، نماز نہ پڑھنا ضرور کبیرہ شدیدہ ہے مگر اُس کا گناہ اُس بی بی کے سر باندھنا کونسی شریعت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے **وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی** ۔ آٹھ روپے جو اُنہوں نے لئے سخت حرام اور اُن کے حق میں مثل سؤر کے ہیں اُن پر فرض ہے کہ وہ اُسے واپس دیں۔ اور اُس شخص نے عورت کو غسل دیا' اُسے جائز نہ تھا۔ شوہر عورت کے بدن کو بعد انتقال ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ اُسے چاہئے تھا کہ کسی سمجھ والی لڑکی یا لڑکے کو نہلانے کا طریقہ بتاتا جاتا اور اپنے سامنے اُس سے نہلواتا۔ یا کوئی اور عورت اگر چہ اُجرت پر ملتی اُس سے غسل دلاتا۔ اور اگر کچھ ممکن نہ ہوتا تو اپنے ہاتھوں پر کپڑے کی تھیلیاں چڑھا کر اُس کے چہرے اور کہنیوں تک ہاتھوں کا تیمّم کرا دیتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اِس مسئلہ میں کہ میّت کو نہلانے کے لئے جو تختے پر لٹائیں تو شرقاً غرباً لٹائیں کہ پاؤں قبلے کو ہوں یا جنوباً شمالاً کہ دائیں کروٹ قبلہ کو ہو۔ **بینوا توجروا۔**

جواب: سب درست ہے۔ مذہب اصح میں اِس باب میں کوئی تعین وقید نہیں جو صورت میسر ہو اُس پر عمل کریں۔ اِسی طرح بحرالرائق و درمختار وغیرہما میں ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اِس مسئلہ میں کہ ایک صاحب نے روبرو یہ مسئلہ بیان کیا کہ اگر کسی شخص کی عورت یا عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو شوہر عورت کو اور عورت شوہر کو غسل نہیں دے سکتی ہیں۔ غسل کیا معنی بلکہ چھو نہیں سکتے ہیں خواہ غسل دینے والے موجود ہوں یا نہ ہوں۔ کیونکہ نکاح دنیا تک ہے جب دو میں سے کسی کا انتقال ہو گیا نکاح فسخ ہو گیا۔ جب نکاح فسخ ہو گیا تو عورت مرد کو اور مرد عورت کو نہیں

چھوسکتا ہے۔اُس پر چھونا حرام ہوگیا۔آیا ایسا ہوسکتا ہے۔ **بینوا توجروا**

جواب: یہ مسئلہ مرد کے بارہ میں صحیح ہے کہ وہ عورت (بیوی) کی وفات کے بعد اُسے غسل نہیں دے سکتا نہ اُس کے بدن کو ہاتھ لگا سکتا ہے کہ موت سے عورت اصلاً محل نکاح نہ رہی۔ چھونے کا جواز صرف بر بنائے نکاح تھا ورنہ زن وشوہر اصل میں اجنبی محض ہوتے ہیں۔اب کہ نکاح زائل ہوگیا چھونے کا جواز بھی جاتا رہااورعورت کے بارے میں بھی صحیح ہے اُس حالت میں کہ وقت غسل عورت زوجیت زوج میں نہ ہو۔ مثلاً مرد نے طلاق بائن دیدی تھی یا بعد وفاتِ شوہر' عدت گزر گئی مثلاً عورت حاملہ تھی شوہر کے انتقال ہوتے ہی بچہ پیدا ہوگیا کہ اب عدت نہ رہی اور زوجیت سے یکسر نکل گئی۔اِس طرح اگر عورت معاذ اللہ وفاتِ شوہر پر مرتد ہوگئی۔پھر اِسلام لے آئی یا شوہر کے بیٹے کو شہوت کے ساتھ چھولیا کہ اِن سب صورتوں میں نکاح زائل ہوگیا۔ بخلاف اِس کے شوہر مرگیا۔اورعورت عدت وفات میں ہے یا شوہر نے طلاق رجعی دی تھی اور ہنوز عدت باقی تھی کہ اُس کا انتقال ہوا۔اِن صورتوں میں عورت اپنے شوہر کوغسل دے سکتی ہے کہ ہنوز حکم زوجیت باقی ہے۔ **واللہ تعالیٰ اعلم۔**

(۵) مدرسہ دیو بند سے ایک رسالہ شائع کیا گیا ہے جس میں یہ مسئلہ تحریر ہے کہ اگر مرد حالتِ جنابت میں یا عورت حیض کی حالت میں مر جائے تو اُس کے حلق میں کوئی کپڑا اتر کر کے تین مرتبہ حلق صاف کیا جائے اوراُس کی ناک میں پانی ڈالا جائے آیا یہ مسئلہ درست ہے یا نا درست؟

جواب: یہ مسئلہ غلط وخلاف متون وشروح وفتاویٰ وعامہ کتب مذہب ہے۔ناک میں پانی ڈالنا تو اِس رسالہ والے کی اپنی گڑھت ہے اور تر کپڑے سے بھی صاف کرنا مذہب کے خلاف ہے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد۴ ص ۹ تا ۱۴' چھاپہ سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد۔)

مآخذ

صحیح بخاری ۔صحیح مسلم ۔سنن ابوداؤد ۔سنن نسائی ۔سنن ابن ماجہ ۔مسند امام احمد ۔السنن الکبریٰ للبیہقی ۔تلخیص الحبیر ۔الادب المفرد ۔مشکوٰۃ المصابیح ۔مرقاۃ ۔مرآۃ ۔مستدرک حاکم ۔کنزالعمال ۔شرح السنۃ ۔نصب الرایہ ۔المعجم الکبیر للطبرانی ۔عمدۃ القاری ۔فتح الباری ۔تیسیر الباری، سنن دارمی ۔الترغیب والترھیب ۔المعجم الکبیر للطبرانی ۔مجمع الزوائد ۔طبری ۔درمنثور ۔فتاویٰ رضویہ ۔بہارِ شریعت ۔